باب ۔ ۳۰

قسم و نذر

قرآن: لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ۔

اللہ تعالیٰ تم سے ایسی قسموں پر گرفت نہیں کرتا جو لغو اور بے فائدہ ہیں، مگر مؤاخذہ اور گرفت کرتا ہے ایسی قسموں پر جن کا تم نے ارادہ کیا ہے، اگر ایسی قسمیں کھا کر اس کا خلاف کروگے تو اس کا کفارہ اور بدلہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، اوسط طور سے جتنا تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا ان کو کپڑے پہنانا ہے، یا ایک باندی اور غلام میں سے ایک کو آزاد کرنا ہے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین دن تک روزے رکھنا چاہیے، یہ تمھارے قسم کا کفارہ ہے۔ (المائدہ:۸۹)۔

لَّا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ۔

اللہ تعالیٰ تم سے ایسی قسموں پر گرفت نہیں کرتا جو لغو اور بے فائدہ ہیں، مگر مؤاخذہ اور گرفت کرتا ہے جن کو تم نے جان بوجھ کر [دھوکا دینے کے لیے] کھایا ہو، (البقرۃ:۲۲۵)۔

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ۔

جو کچھ تم خرچ کرو یا منّت مانو، اللہ اسے یقیناً جانتا ہے، (البقرۃ:۲۷۰)۔

حدیث: مجھے ابو موسیٰؓ نے قسم کھانے سے متعلق بتایا کہ ہم اشعرین کی ایک جماعت آنحضرتؐ کے پاس سواری طلب کرنے پہنچی مگر آپؐ نے ہمیں سواری دینے سے انکار کر دیا۔ جب ہم نے اصرار کیا تو حضورؐ نے قسم کھالی۔ پھر کچھ عرصے بعد مالِ غنیمت آیا تو اس کی تقسیم ہونے لگی۔ رسول اکرمؐ نے ہمیں پانچ اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپؐ نے تو ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔ تو نبی مکرمؐ نے فرمایا، "ہاں اگر میں قسم کھالوں مگر اس کے خلاف مجھے کوئی بھلائی نظر آئے تو میں اس بھلائی کو اختیار کر لیتا ہوں"۔ راوی: زہدمؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۰۵۹)۔

Siddiqui Publications

نبی اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ اگر کوئی یہ نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو پھر اپنے عہد کو پورا کرے۔ اگر کوئی یہ نذر مانے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو پھر اس پر بالکل عمل نہ کرے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۲۶۴)۔

کسی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ میری ماں نے نذر مانی تھی لیکن ان کا انتقال ہو چکا ہے، اس بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا، ماں کی طرف سے نذر ادا کرو۔ اللہ کا حق ادا کرو کیوں کہ وہ ادا کیے جانے کے زیادہ مستحق ہے۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۲۶۶، ۶۲۶۷)۔

اہم فقہی پہلو:

(۱) قسم کھانا جائز ہے مگر بات بات پر قسم کھانا، اس حد تک کہ تکیہ کلام بن جائے، درست نہیں۔

(۲) اگر کسی نے اپنے طور پر تو سچی قسم کھائی لیکن حقیقت میں وہ جھوٹی تھی یا بے ارادہ، بے ہودہ قسم کھائی تو ایسی قسم، لغو کہلاتی ہے۔

(۳) اگر آئندہ معاملے پر قسم کھائی گئی کہ میں یہ کام کروں گا یا نہیں کروں گا تو یہ قسم، منعقدہ کہلاتی ہے۔ اگر وہ کام بُرا ہے اور اس سے بچنے کی قسم کھائی ہے تو اس کا پابند رہنا چاہیے۔ لیکن اگر وہ نیک کام ہے اور اس کے نہ کرنے کی قسم کھائی گئی تھی تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے۔ تاہم قسم توڑے جانے پر کفارہ دینا پڑے گا۔

(۴) جھوٹی قسم کھانا، دھوکا دے کر اور خلافِ واقعہ کہہ کر کسی کو نقصان پہنچانے کو، غموس کہتے ہیں۔ اس کے لیے توبہ کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اور اس کا بخشنا اور نہ بخشنا اللہ کی مرضی ہے۔

(۵) منت مانی کہ میرا کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا تو ایسی نذر درست ہے کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی قربت ہے۔ کام پورا ہو جانے پر منّت کا پورا کرنا بھی ضروری ہے۔

(۶) اگر کسی نے ایسی منت مانی کہ میرا کام ہو جانے پر میں سبیل لگاؤں گا یا نیاز دلاؤں گا تو یہ شرعی منّت نہیں کہلائے گی لیکن ایسے کام منع بھی نہیں، لہٰذا اچاہیے کہ اس منّت کو پورا کر لے۔

(۷) قسم توڑنے یا منت پوری نہ کرنے کا کفارہ سورۃ المائدہ کی آیت ۸۹ کے مطابق دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، اوسط طور سے جتنا تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا ان کو کپڑے پہنانا ہے، یا ایک باندی اور غلام میں سے ایک کو آزاد کرنا ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین دن تک روزے رکھنا ہے۔

(۸) غلط کام، غیر شرعی کام یا گناہ کے کام کی منت مانی جائے تو یہ منت نہیں، شیطانی وسوسہ ہے۔